سُوْرَةُ الْعَلَقِ

مکی سورۃ ہے اور اس کی انیس آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۹ عَمَّ ۳۰/۲۱

THE CLOT

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful;

1. Read: In the nam of thy Lord Who createth,
2. Createth man from a clot.
3. Read: And thy Lord is the Most Bounteous,
4. Who teacheth by the pen,
5. Teacheth man that which he knew not.
6. Nay, but verily man is rebellious
7. That he thinketh himself independent!
8. Lo! unto thy Lord is the return.
9. Hast thou seen him who dissuadeth
10. A slave when he prayeth?
11. Hast thou seen if he (relieth) on the guidance (of Allah)
12. Or enjoineth piety?
13. Hast thou seen if he denieth (Allah's guidance) and is froward?
14. Is he then unaware that Allah seeth?
15. Nay, but if he cease not, We will seize him by the fore-lock—
16. The lying, sinful fore-lock—
17. Then let him call upon his henchmen!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝۱	(اے محمد اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا ۝۱
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲	جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا ۝۲
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳	پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے ۝۳
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴	جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا ۝۴
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝۵	اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا ۝۵
كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۝۶	مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے ۝۶
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ۝۷	جبکہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے ۝۷
اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ۝۸	کچھ شک نہیں کہ (اسکو) تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۝۸
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۝۹	بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ۝۹
عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝۱۰	(یعنی) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے ۝۱۰
اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۝۱۱	بھلا دیکھو تو اگر یہ راہ راست پر ہو ۝۱۱
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝۱۲	یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو منع کرنا کیسا) ۝۱۲
اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝۱۳	اور دیکھو تو اگر اس نے (دین حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) منہ موڑا تو کیا ہوا ۝۱۳
اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝۱۴	کیا اس کو معلوم نہیں کہ خدا دیکھ رہا ہے ۝۱۴
كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۝۱۵	دیکھو اگر وہ باز نہ آئیگا تو ہم اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ۝۱۵
نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶	یعنی اس جھوٹے خطاکار کی پیشانی کے بال ۝۱۶
فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۝۱۷	تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلالے ۝۱۷

18. We will call the guards of hell.
19. Nay! Obey not thou him. But prostrate thyself, and draw near (unto Allah).

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾
ہم بھی اپنے موکلانِ دوزخ کو بلائیں گے ﴿١٨﴾
كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾
دیکھو اس کا کہا نہ ماننا اور سجدہ کرنا اور قرب (خدا) حاصل کرتے رہنا ﴿١٩﴾

اسرار و معارف

یہ پہلی پانچ آیات سب سے پہلی وحی ہیں جو غارِ حرا میں جبریل امین لائے تفصیل کتب میں دیکھی جا سکتی ہے مختصراً یہ کہ آپ ﷺ غارِ حرا میں خلوت گیر ہو کر ذاتِ باری میں تفکر فرماتے اور ظہورِ کمال کی طلب بڑھتی کہ جبریل امین تشریف لائے پڑھنے کا حکم دیا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھ نہیں سکتا تو انہوں نے تین بار بازوؤں میں لے کر دبایا اور ہر بار پڑھنے کے لیے کہا اور یہ آیات نازل ہوئیں آپ ﷺ پر ہیبت وحی طاری ہو گئی کلام ذاتی تھا جس کے ساتھ ذاتی تجلیات بھی تھیں۔

حضرت خدیجہؓ پڑھی لکھی تھیں

آپ ﷺ گھر تشریف لائے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دیجئے انہوں نے صورتِ حال سنی تو عرض کیا آپؐ جیسے عالی صفات لوگوں کو نقصان نہیں ہوتا۔

ورقہ بن نوفل کے پاس جانا

اپنے عزیز ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو کتب سابقہ کا عالم تھا وہاں آپ ﷺ کسی شک کی وجہ سے تشریف نہ لے گئے بلکہ ہیبت وحی تھی اس نے بھی تصدیق کی اور کہا کاش مجھے اتنی زندگی ملے کہ آپؐ کے کام آسکوں مگر چند روز بعد فوت ہو گیا۔

پڑھیے اپنے پروردگار کے نام سے جو ہر شئے کا خالق ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے اور جس نے خون کے لوتھڑے سے خوبصورت انسان پیدا کر دیا اور آپؐ پڑھیں کہ آپؐ کا رب بہت ہی بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا انسان کو یہ استعداد دی کہ پہلوں کے تجربات تحریر ہو کر بعد والوں تک پہنچے اور ان ٹیڑھی میڑھی لکیروں کو ایسا فن بنا دیا کہ تعلیم و تعلم کا سب سے مضبوط ذریعہ

بن گیا اور دوسرے ذرائع علم بھی بے حساب رکھے کچھ فطری اور تخلیقی طور پر نصیب ہو جاتے ہیں جیسے بچہ دودھ پینے لگتا ہے کوئی اُسے چوسنا نہیں سکھاتا پھر کچھ ایسی ہیں جن میں اکثر کا تعلق قلم سے ہے اور تحریر سے منتقل ہوتے ہیں کچھ سُن کر اور کوئی تجربہ سے حاصل ہوتے ہیں پھر وارداتِ قلبی جو دلوں سے دلوں کو نصیب ہوتی ہیں ان سب ذرائع سے انسان کو وہ علوم عطا فرمائے جن کی اس کو خبر نہ تھی یعنی ایک عام انسان کو جس رب کریم نے علوم کی ایسی بلندیاں عطا کر دیں وہ اپنے محبوب پیغمبر کو کس قدر عظمتِ الٰہی تک پہنچائے گا اس کا اندازہ تک ممکن نہیں اور جو آپ ﷺ کا انکار کرتا ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اللہ کا باغی ہے اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ اسے بھلا کسی کی کیا احتیاج۔ اس کے پاس مال و دولت یا اقتدار و اختیار ہے مگر یہ سب کچھ تو ختم ہونے والا ہے اور ہر ایک کو لوٹ کر اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے یعنی موت جیسی حقیقت کو بھول رہا ہے اور پھر صرف موت ہی نہیں زندہ ہو کر میدانِ حشر میں پیش ہونا ہے مگر اس کی سرکشی کو دیکھیں کہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت سے روکتا ہے۔

اسلامی نظام سے روکنے والے

اگرچہ ابوجہل نے آپ ﷺ کو کعبہ میں نماز ادا کرنے سے روکا تو یہ آیات نازل ہوئیں مگر مفہوم عام ہے اتباعِ شریعت اور اسلامی نظام عبادت ہے اور اس سے روکنے والوں اور اس کی مخالفت کرنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

کہ اگر یہ ہدایت پہ ہوتا تو اطاعتِ الٰہی کو پورے دل سے کرنے کا مشورہ دیتا اس کے لیے ماحول اور اسباب فراہم کرتا، اہتمام کرتا نہ یہ کہ رکاوٹ ڈالنے والا بن جاتا مگر اسے دیکھیں انکار بھی کرتا ہے اور روگردانی بھی بھلا اسے یہ خیال بھی نہیں آتا کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اگر باز نہ آیا اور اسی روش پر قائم رہا تو ایک روز چوٹی سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا جھوٹی اور بدکار چوٹی سے یعنی دنیا میں بھی ذلیل ہوگا اور آخرت میں بھی چوٹی سے گھسیٹ کر سخت عذابوں میں پھینکا جائے گا کہ ابوجہل قتل ہو کر اس کا سر گھسٹتا ہوا لایا گیا اور آخری عذاب کا اندازہ ممکن نہیں تو ایسے لوگوں کو کہا جائے گا اب اپنے مددگاروں کو یا اپنے مجلس والوں کو بلاؤ اگر تمہارے کام آسکیں کہ اللہ بھی دوزخ کے فرشتوں کو ان پر مسلط فرما دے گا آپؐ ایسے لوگوں کی بات ہرگز مت سُنیے اور اسے رتی برابر اہمیت نہ دیجیے بلکہ اپنے رب کو سجدہ کیجیے۔ سجدہ کمالِ عبادت کا نام ہے اور کمالِ اطاعت

ہی ترقی درجات کا سبب بنتا ہے۔

قرب فرائض اور قرب نوافل

یوں تو ہر عمل شرعی سجدے کی حیثیت رکھتا ہے مگر اولیت ان امور کو حاصل ہے جو فرض ہیں خواہ عبادات ہوں یا معاملات ان پر خلوص سے عمل کرنا ترقی کا سبب ہے اور پھر نوافل کہ جو امور فرض نہیں ہیں اللہ کی رضا اور قرب کی خاطر شریعت کے مطابق انجام دیئے جائیں لہٰذا کوئی شخص فرض چھوڑ بیٹھے تو اس کی نفل عبادات کا کوئی بھروسہ نہیں جیسے کئی کہتے ہیں کہ نماز تو نہیں پڑھتے مگر ساری رات ذکر کرتے ہیں یہ سب گمراہی ہے۔

مسئلہ اس آیت پر سجدہ واجب ہے۔